بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

﴿۱﴾..... سوال میں تحریر کردہ ''گولڈ مائن انٹرنیشنل کمپنی'' کے طریقۂ کار پر غور کیا گیا، آج کل اس نوعیت کا کاروبار کرنے والی بہت سی ایسی کمپنیاں آئی ہیں جو کم قیمت کی چیز مہنگے دام میں فروخت کرتی ہیں، اور ساتھ ساتھ آگے ممبر بنا کر اس پر کمیشن دینے کی پیشکش کرتی ہیں، لوگ کمیشن کے لالچ میں آ کر کم قیمت کی چیز مہنگے داموں میں خرید لیتے ہیں، جو شرعاً قمار یعنی جوئے کی ہی ایک شکل ہے۔

چنانچہ ''گولڈ مائن انٹرنیشنل کمپنی'' کی مصنوعات اگر عام بازاری قیمت سے زیادہ پر فروخت کی جاتی ہیں تو یہ کاروبار بھی ناجائز ہے، اور اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کمپنی کی مصنوعات مارکیٹ میں نہیں ہیں تو اس چیز کو عام مارکیٹ میں فروخت کرے، لوگ جس قیمت پر خریدنے کے لئے تیار ہوں وہ اس کی بازاری قیمت ہے، اب اگر کمپنی کی قیمت پر لوگ خریدنے کے لئے تیار ہیں تو اس کی قیمت بازاری قیمت کے برابر ہے، اور اگر اس قیمت پر لوگ خریدنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو یہ علامت ہے کہ اسکی قیمت بازاری قیمت سے زیادہ ہے، اور زیادہ قیمت داؤ پر لگی ہوئی ہے کہ اگر یہ شخص ممبر بنانے میں کامیاب ہو گیا تو ٹھیک ہے، اور اگر ممبر بنانے میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس صورت میں اس کی زائد رقم ڈوب جائے گی۔

لیکن اگر کمپنی کی مصنوعات کی قیمتیں عام بازاری قیمت کے برابر ہوں یا بہت معمولی فرق ہو تو بھی اس کمپنی کے طریقۂ کار میں درج ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں:

(۱) یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ کمپنی کا اصل مقصد کمپنی کی مصنوعات کو فروخت کرنا ہی ہے، محض حیلہ بنا کر سرمایہ کی گردش نہیں ہوتی تو یہ بات درست نہیں ہے، کیونکہ اگر کوئی شخص بغیر ممبر بنے اس کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا چاہے اور اس زنجیر میں شامل نہ ہو تو کمپنی اس کو یہ مصنوعات فروخت نہیں کرتی۔

(۲) کسی شخص کا کمپنی کے طریقۂ کار میں کمیشن کا حقدار بننے کے لئے دونوں طرف ممبر بنانا شرط ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص ایک طرف ممبر بنائے اور دوسری طرف نہ بنائے یا مطلوبہ تعداد سے کم بنائے تو اس کو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا۔

شرعی اعتبار سے یہ شرط لگانا جائز نہیں، کیونکہ اس میں ایک تو کسی شخص کی محنت بیکار جاتی ہے اور اس کا صلہ اس کو کچھ نہیں ملتا، دوسرا یہ ہے کہ اس صورت میں اس کو ملنے والا کمیشن وجود و عدم کے درمیان معلق ہے، گویا اس طرح معاملہ ہوا کہ اگر دونوں طرف ممبر بنائے تو اتنا کمیشن ملے گا، اور اگر اس سے کم بنائے تو کچھ بھی کمیشن نہیں ملے گا، اور شرعاً یہ درست نہیں ہے، ہاں اگر یہ ہوتا کہ ایک طرف ممبر بنانے پر کمیشن کم ملے گا، اور مطلوبہ تعداد کے مطابق بنانے پر مکمل کمیشن ملے گا تو اس کی شرعاً گنجائش ہے۔

(جاری ہے) ---

لہذا اس موجودہ طریقۂ کار میں جو خرابیاں ہیں ان کے ساتھ اس کاروبار میں شرکت کرنا جائز نہیں، اس سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ (ماخذہ تبویب ۱۱۱۵/۳۷)

﴿۲﴾...... جو لوگ اس موجودہ طریقۂ کار کے مطابق اس کاروبار میں شامل ہیں انکو چاہیئے اس کاروبار کو چھوڑ دیں، اور جو غلطی ہوئی اس پر توبہ و استغفار کریں، اور اس کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کو استعمال کرنے سے اجتناب کریں۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

محمد طلحہ اقبال عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴۳۰/۱/۲۷ھ

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ له

الجواب صحیح

سید حسین احمد

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

الجواب صحیح

نائب مفتی

مفتی

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ......سوال میں تحریر کردہ ''گولڈ مائن انٹرنیشنل کمپنی'' کے طریقۂ کار پر غور کیا گیا، آج کل اس نوعیت کا کاروبار کرنے والی بہت سی ایسی کمپنیاں آئی ہیں جو کم قیمت کی چیز مہنگے دام میں فروخت کرتی ہیں، اور ساتھ ساتھ آگے ممبر بنا کر اس پر کمیشن دینے کی پیشکش کرتی ہیں اور لوگ کمیشن کے لالچ میں آ کر کم قیمت کی چیز مہنگے داموں میں خرید لیتے ہیں۔

چنانچہ اگر ''گولڈ مائن انٹرنیشنل کمپنی'' کی مصنوعات بھی عام بازاری قیمت سے زیادہ پر فروخت کی جاتی ہیں تو یہ کاروبار بھی ناجائز ہے، اس لئے کہ بازاری قیمت سے زائد رقم داؤ پر لگی ہوئی ہے کہ اگر یہ شخص ممبر بنانے میں کامیاب ہو گیا تو ٹھیک ہے، اور اگر ممبر بنانے میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس صورت میں اس کی زائد رقم ڈوب جائے گی اور یہ شرعاً قمار یعنی جوے کی ہی ایک شکل ہے۔

لیکن اگر کمپنی کی مصنوعات کی قیمتیں عام بازاری قیمت کے برابر ہوں یا بہت معمولی فرق ہو تو بھی اس کمپنی کے طریقۂ کار میں درج ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں:

(۱)......یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ کمپنی کا اصل مقصد کمپنی کی مصنوعات کو فروخت کرنا ہی ہے، محض حیلہ بنا کر سرمایہ کی گردش مقصود نہیں ہوتی، یہ بات درست نہیں ہے، کیونکہ اگر کوئی شخص بغیر ممبر بنے اس کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا چاہے اور اس زنجیر میں شامل نہ ہو تو کمپنی اس کو یہ مصنوعات فروخت نہیں کرتی۔

(۲)......کسی شخص کا کمپنی کے طریقۂ کار میں کمیشن کا حقدار بننے کے لئے دونوں طرف ممبر بنانا شرط ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص ایک طرف ممبر بنائے اور دوسری طرف نہ بنائے یا مطلوبہ تعداد سے کم بنائے تو اس کو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا اور اس کی محنت رائیگاں جاتی ہے جو شرعی اعتبار سے درست نہیں۔

لہٰذا اس کمپنی کے موجودہ طریقۂ کار میں جو خرابیاں ہیں ان کے ساتھ اس کاروبار میں شرکت کرنا جائز نہیں، اس سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ (ماخذہ التبویب: ۱۱۱۵/۳۷ و ۱۱۱۷/۷۰)

(۲)......کچھ عرصہ قبل دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے ''My 7 Diamonds'' کمپنی کے بارے میں استفتاء کیا گیا تھا، جس کے جواب میں اس میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق فتویٰ نمبر (۶۰۸/۶۲) جاری کیا گیا تھا، لیکن اس کے بعد جب اس طرح کام کرنے والی بہت سے ملٹی نیشنل کمپنیاں آئیں تو مکرر غور و خوض کے بعد ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ حکم لکھا گیا ہے، اور چونکہ ''My 7 Diamonds'' کمپنی کے طریقِ کار میں بھی وہی دو خرابیاں پائی جاتی ہیں جو ''گولڈ مائن انٹرنیشنل'' میں پائی جاتی ہیں یعنی:

۱......اس کے مارکیٹنگ سسٹم کا حصہ بنے بغیر کوئی شخص اس کمپنی کی مصنوعات نہیں خرید سکتا، جس سے معلوم ہوا کہ اس کا اصل مقصد اپنی پروڈکٹ کو فروخت کرنا نہیں بلکہ سرمایہ کی گردش مقصود ہے۔

(جاری ہے)

۲......اس کمپنی کے طریقۂ کار میں بھی کمیشن کا حقدار بننے کے لئے دونوں طرف ممبر بنانا شرط ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص ایک طرف ممبر بنائے اور دوسری طرف نہ بنائے یا مطلوبہ تعداد سے کم بنائے تو اس کو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا اور اس کی محنت ایگاں جاتی ہے جو شرعی اعتبار سے درست نہیں۔

لہٰذا "My 7 Diamonds" کمپنی کا حکم بھی وہی ہے جو "گولڈ مائن انٹرنیشنل" کا ہے کہ موجودہ خرابیوں کی موجودگی میں اس میں شرکت کرنا جائز نہیں اور اس کے متعلق سابقہ فتویٰ کو آئندہ خود اس کمپنی کے لئے یا ایسا کام کرنے والی کسی دوسری کمپنی کے لئے دلیلِ جواز کے طور پر پیش کرنا بھی درست نہیں۔.................................. واللہ سبحانہٗ اعلم

(محمود الحسن)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲-۴-۱۴۳۰ھ